قال المصنف رحمہ اللہ تعالی:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیف کان بدء الوحي إلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

وقول اللہ جل ذکرہ:{إِنَّآ أَوۡحَيۡنَآ إِلَيۡكَ كَمَآ أَوۡحَيۡنَآ إِلَىٰ نُوحٖ وَٱلنَّبِيِّـۧنَ مِنۢ بَعۡدِهِۦ}[سُورَةُ النِّسَاءِ:163 ۱۶۳]

- حدیث نمبر(2)

1-رواۃ الحدیث:

1۔عبد اللہ بن یوسف المصری التنیسی، ان کا شمار ان علماء میں سے ہوتا ہے جنہوں نے امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ سے موطا روایت کی ہے، امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے صحیح میں ان سے بہت ساری روایات روایت کی ہیں- انکی وفات مصر میں 218ھ میں ہوئی-یوسف نام میں چھ وجوہات ہیں:

تین سین کے ضمہ، فتحہ، کسرہ کے ساتھ

تین ہمزہ کے ساتھ اور بغیر ہمزہ کے

2۔ مالک بن انس بن مالک بن ابی عامر الاصبحی الحمیری، ابو عبد اللہ المدنی- امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ کے تقریباً(900) شیوخ ہیں جن میں سے(300) تابعین اور (600) تبع تابعین ہیں

انکے شاگردوں میں سے امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ بھی ہیں- انکی وفات 179ھ کو مدینہ میں ہوئی

کہا جاتا ہے کہ امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ ماں کے پیٹ میں تین سال تک رہے اور راویوں میں مالک بن انس نام سے کوئی اور راوی نہیں ہے

3۔ ھشام بن عروہ بن الزبیر القرشی الاسدی، ابو المنذر، تابعی، مدنی- آپ کی وفات بغداد میں 145ھ

4۔عروہ ابن الزبیر تابعی مدنی، فقہائے سبعہ میں سے ایک ہیں

اور فقہائے سبعہ سے مراد: وہ سات تابعین ہیں جو ایک ہی وقت میں مدینہ میں فتویٰ دیا کرتے تھے جو کہ مندرجہ ذیل ہیں:

عروہ، سعید بن المسیب، عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ، قاسم بن محمد، سلیمان بن یسار، خارجہ بن زید، ساتویں میں اختلاف ہے اور مندرجہ ذیل تین اقوال ہیں:
(ابو سلمہ بن عبد الرحمن بن عوف، سالم بن عمر، ابو بکر ابن الحارث)
عروہ رحمہ اللہ تعالیٰ کی والدہ حضرت اسماء بنت الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہیں
آپ کی وفات 94ھ کو مدینہ میں ہوئی

5۔ ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ بنت الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما، ام عبد اللہ
آپ کی وفات 58ھ کو مدینہ میں ہوئی۔ احادیث کی تعداد (2210) ہے
آپ سے روایت کرنے والے راویوں کی تعداد تقریباً (200) سے زائد ہے
آپ کی نماز جنازہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پڑھائی
عائشہ نام کی دس کے قریب صحابیات ہیں

6۔ حارث بن ہشام بن مغیرہ، ابو جہل کے بھائی اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چچا زاد ہیں۔ فتح مکہ کے سال مسلمان ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں غزوہ حنین کے مال غنیمت میں سے (100) اونٹ دیئے۔ آپ غزوہ یرموک میں 15ھ کو شہید ہوئے۔ کہا جاتا ہے کہ انکے (32) بچے تھے ان میں ایک ابو بکر بھی ہیں

2-لطائف اسنادیہ:
۔حدیث کے تمام راوی مدنین ہیں سوائے بخاری رح کے شیخ کے
۔اس میں تابعی کی تابعی سے روایت ہے

3-الفاظ معانی:
كيفَ يأْتِيكَ الوَحْيُ؟: یہاں سوال تین طرح کا ہو سکتا ہے:
(الف) وحی کی کیفیت کے بارے میں
(ب) وحی لانے والے کے بارے میں
(ج) دونوں کے بارے میں

الوحي: اس کے معانی و تفصیلات گزر چکی ہیں

أحْيانًا: یعنی بعض اوقات (ظرف یا حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے)

مِثْلَ صَلْصَلَةِ الجرَسِ: جرس اس گھنٹی کو کہتے ہیں جو جانوروں کے گلے میں ڈالی جاتی ہے

صلصلۃ:

(1) ملک الوحی کی آواز

(2) فرشتے کے پروں کی ہلکی سی آواز

اس میں حکمت کیا تھی؟

تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم وحی کے سننے کے لیے متوجہ اور تیار ہو جائیں

وهو أشَدُّهُ عَلَيَّ: بلندی درجات کے لیے

فيُفْصَمُ عَنِّي: باب (ضرب، یضرب) سے ہے، یعنی وحی کی شدت منقطع ہوتی

وقدْ وعَيْتُ عنْه: میں اس سے وحی سمجھ، جمع اور یاد کر چکا ہوتا

سؤال: وحی کو گھنٹی کی آواز سے تنبیہ دی گئی ہے جبکہ یہ گھنٹی کی آواز تو ممنوع ہے؟

جواب: تشبیہ دینے سے مشبہ اور مشبہ بہ تمام صفات میں برابر نہیں ہوتے بلکہ بعض دفعہ کسی ایک وصف میں شراکت ہوتی ہے اور یہاں مراد بیان جنس ہے اور ذکر سامعین کے فہم کے اعتبار سے ہے

تشبیہ کے چار ارکان ہیں:

- مشبہ
- مشبہ بہ
- وجہ تشبیہ
- ادوات تشبیہ

آواز کی دو جہات ہیں:

- قوت
- بجنا یا جھنجھناہٹ

اور یہاں قوت میں تشبیہ مراد ہے، یعنی قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

قلب اطہر پر پوری ہیبت سے نازل ہوتا

وأَحْيانًا يَتَمَثَّلُ: صورت اختیار کرتا

رَجُلًا: کسی آدمی کی جیسا کہ دحیہ کلبی رضی اللہ تعالی عنہ کی صورت یا کبھی کسی اعرابی کی صورت میں

سوال: جبریل علیہ السلام کے آنے کی کتنی صورتیں ہو گئیں؟

لَيَتَفَصَّدُ عَرَقًا: بمعنی: یسیل (پسینہ بہاتی) شدت، بشری طبیعت کے لیے نئ چیز ہونے کے سبب

3

فوائد:

- وحی کے مختلف طریقے: وحی کے مختلف طریقے ہیں؛ جن میں گھنٹی کی آواز (صلصلة الجرس) کی طرح آنا، فرشتے کا انسانی شکل میں آنا، سچے خواب، اور دل میں بات ڈال دینا (النفث في الروع) شامل ہیں۔
- گھنٹی کی آواز: گھنٹی کی آواز کی طرح وحی کا آنا، وحی کی سخت ترین قسم ہے۔
- فرشتوں کے وجود کا اثبات ہے
- فرشتے شکل بدلنے پر قادر ہیں
- علمی سوال کی اجازت: نبی کریم ﷺ سے وحی کی تفصیلات کے بارے میں سوال کرنا اور آپ ﷺ سے سیکھنا جائز ہے۔
- بیداری میں وحی: یہ حدیث اس بات کی تصدیق کرتی ہے کہ وحی آپ ﷺ پر بیداری کی حالت میں اور انتہائی سخت حالات میں نازل ہوتی تھی۔
- رسول اللہ ﷺ پر وحی کی یہ شدت بلندی درجات اور بعد والے مراحل کی تیاری کے لیے تھی۔